سوموار | 13- مئی 1996ء | | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 108 | سوموار 24 ذوالحجہ ۔ 1416ھ 13 ہجرت 1375 ہش 13 مئی 1996ء

ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے

دعا میں جس قدر بے ہودگی ہوتی ہے اسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنی اس کی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے کہ اس کا گزارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے کہ ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے۔ جب کسی کی مصیبت کا خط آتا ہے اور اس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے لیکن دوسری بے ہودہ درخواستوں میں اس قدر دل نہیں لگتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام میں کروں گا تو یہ تلوار میرے سر میں لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے؟ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 53)

خدا کی رحمت کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ کوئی یہ کام کر دے تو ان میں سے کوئی بھی نہیں کرے گا۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ کسی وقت کر دے۔ تب بھی ان میں سے کوئی نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان کو یہ خیال ہو گا کہ اگلے وقت میں جو آتا ہے۔ کر دیں گے، لیکن اگر وقت مقرر کر دیا جاوے تو کر لیتے ہیں۔ اس لئے خدا نے اپنے فضل و احسان عمیم کے ماتحت تمام لوگوں کے لئے موقع رکھ دیا کہ رمضان میں آسانی سے دعا کریں۔ اگر وہ یوں کہتا کہ جس نے قرب حاصل کرنا ہے کر لو تو بہت نہ کرتے۔ مگر اس نے کہا کہ میرا قرب حاصل کرو اور جو چاہے کرے اور پھر یہ فضل کیا اور موقع دیا کہ ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ ورنہ وہ ہر مہینہ میں دعائیں قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (۔) اس لئے کسی ساعت کی شرط نہیں لگائی۔ اگر کوئی شرط لگائی ہے تو صرف یہ کہ میرا بندہ ہو، یعنی خدا کی عبودیت کا اقرار کرے۔ ہمارا یہ اقرار اس کی رحمت اور رافت کو جوش میں لائے گا۔ اور جو کھٹکھٹائے گا۔ اس کے لئے کھولا جائے گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم اٹھاتا ہے تو میں دو قدم اٹھاتا ہوں۔ اگر میرا بندہ میری طرف چل کر آتا ہے۔ تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ سو خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

کیا بندہ ہر وقت محتاج نہیں۔ کیا بندہ کی محتاجی کسی خاص وقت پر منحصر ہے۔ کیا شعبان اور شوال میں بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا ہفتہ اور جمعہ کے روز بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا جمعہ کی صبح اور عصر تک محتاج نہیں۔ وہ تو اسی طرح محتاج ہے جس طرح ان دنوں میں محتاج ہے۔ پھر کیوں اس نے خاص اوقات میں خاص افضال و انعام کو محدود کر دیا۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ بھی بطور رحمت کے ہے اس لئے کہ انسان کو ہوشیار کرے۔ پھر اللہ ان گھڑیوں میں زائد انعام دیتا ہے تاکہ انعام کے خواہاں لوگوں کو انعام کے لینے کے لئے اکسائے۔ پس جب بندہ گداز ہو جاتا ہے۔ اس کا دن اس کے لئے قبولیت کی گھڑیوں والی رات ہو جاتا ہے۔

اس کا ہر ایک دن جمعہ کا دن ہوتا ہے اور ساعت خطبہ کی وہ درمیانی ساعت ہو جاتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ زیادہ دعائیں قبول کرتا ہے۔

(از خطبہ 20 جون 1919ء)

دعا ایک استقلال و مداومت کو چاہتی ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تحریک جدید میں ہر فرد جماعت کی شمولیت ضروری ہے

○ "تحریک جدید کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ (دین حق) کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا (دین حق) کا قبول کرنا محض بیکار ہے"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر 85 سال کی عمر میں بقضاء الٰہی مورخہ 7- مئی 1996ء صبح ڈیڑھ بجے مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدا کو پیارے ہو گئے

موصوف ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ بھیرہ کے امیر رہے۔ آپ موصی تھے۔ بیت المہدی میں بعد ظہر جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے دعا کروائی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ جمیلہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب صدر جماعت چک نمبر 16/M.L ضلع میانوالی فالج کے اٹیک کے باعث چند روز بیمار رہنے کے بعد 21- اپریل 96ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر 67 برس تھی۔ اسی روز میت ربوہ پہنچائی گئی اور اگلے روز بیت المبارک میں جنازہ کی ادائیگی کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13- ہجرت 1375 ھش — 13 - مئی 1996ء

دعا بڑی شے ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ لئے) فرماتے ہیں۔
"دعا بڑی شے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے۔ جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے۔ اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کرلے۔"

دعا عبادت بھی ہے اور ہماری ضرورت بھی۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ دعا عبادت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام تو ہوتے ہی چلے جاتے ہیں لیکن ہر کام کے وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرلینا اور اس کی طرف اس طرح دھیان کرنا کہ گویا ہر کام کے لئے اس کی مدد کی ضرورت ہے اور ہم اس کی مدد مانگتے ہیں۔ بے شک ایسا ہی کیوں نہ محسوس ہو کہ دعا کے بغیر بھی وہ کام سرانجام پا جائے گا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف دھیان کرکے اس سے مانگنا دعا ہے۔ عام حالات میں ایسی دعا کو ہم عبادت کہہ سکتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا نام لینا اور اس کی صفات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال کر اپنی زندگی گزارنا یہ بھی عبادت ہے اور دعا ہماری ضرورت بھی ہے جب انسان مشکلات میں گھر جاتا ہے اور ہر طرف سے مایوسی ہو جاتی ہے تو وہ اضطراب اور اضطرار کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکتا ہے۔ اور اس سے مشکل کا حل مانگتا ہے۔ یہ دعا ہماری ضرورت ہے۔ عبادت بھی زندگی کے ہر لمحے میں جاری رہنی چاہئے اور مشکلات کے حل ہونے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف نظر رکھنی چاہئے۔ ایسا تو دنیا میں کوئی بھی انسان نہیں ہو گا جسے کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی مشکل درپیش نہ آئی ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ انسان کے معیار کے مطابق ہر شخص کی مشکلات الگ الگ قسم کی ہو سکتی ہیں۔ فقیر کی مشکلات اور ہیں امیر کی مشکلات اور ہیں۔ غریب کی مشکلات اور ہیں اور بادشاہ کی مشکلات اور ہیں۔ لیکن ہر مشکل مشکل ہی ہوتی ہے اس لئے کہ جسے درپیش ہوتی ہے۔ اس کے حالات کے مطابق اسے مشکل کہا جاتا ہے جو بات ایک غریب آدمی کے لئے مشکل ہے وہ بادشاہ کے لئے تو مشکل نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ بادشاہ چونکہ بادشاہ ہے اس لئے اسے کوئی مشکل ہی پیش نہیں آتی۔ بلکہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ جس کے سر پر تاج ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ مشکلات میں سے گزرتا ہے۔ اس کا وہ تاج اگرچہ ہیروں سے جڑا ہوا ہو لیکن وہ کانٹوں کا تاج بن جاتا ہے۔ وہ کچھ کرنا چاہتا ہے کر نہیں پاتا۔ وہ کسی بات سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس میں مبتلا رہتا ہے۔ مشکلات بہرحال مشکلات ہیں۔ اور چونکہ ہر شخص کو اس کی مشکلات سے جو واسطہ پڑتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اسے اپنے جیسے ہی وسائل استعمال کرنے پڑتے ہیں اس لئے وہ خدا کے آگے جھکتا ہے۔ ایک فقیر کو بھی جھکنا پڑتا ہے ایک امیر کو بھی جھکنا پڑتا ہے۔ ایک غریب کو بھی جھکنا پڑتا ہے اور ایک بادشاہ کو بھی جھکنا پڑتا ہے۔ پس جس طرح دعا عبادت ہے اور ہر وقت اور ہر کام کے لئے کی جانی چاہئے۔ چاہئے بظاہر اس کی ضرورت محسوس ہو یا نہ ہو۔ چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے عام طور پر دل میں اضطراب اور اضطرار پیدا نہیں ہوتا۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ ایسے کاموں کے لئے شائد دعا کی ضرورت نہ ہو۔ ضرورت تو ہوتی ہے لیکن وہ بالکل اسی طرح جس طرح عبادت کی جاتی ہے۔ کام کی سرانجام دہی کے لئے خاص طور پر دل میں یہ بات نہیں آتی کہ دعا ہی سے یہ کام ہو سکے گا۔ اگرچہ ہو گا دعا ہی سے۔ لیکن ان حالات میں دعا کرنا عبادت کا رنگ رکھتا ہے۔ گویا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اس سے مانگتے ہیں تو اسے عبادت کہا جا سکتا ہے اور دوسری قسم کی دعا جس میں ایک خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جو قبولیت کے لئے ایک خاص وقت چاہتی ہے اور ایسا وقت جو انسان کے اپنے اختیار میں نہیں۔ اس میں کب اور کس طرح اضطراب اور اضطرار پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جب دعا کی قبولیت کا وقت آتا ہے تو انسان اپنے دل میں اطمینان محسوس کرنے لگتا ہے۔ اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس نے جو کچھ مانگا ہے وہ اسے مل گیا ہے۔ پس ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ دعا بڑی شے ہے۔ عام حالات میں بھی کی جانی چاہئے اور جب مشکل درپیش ہو اس وقت بھی کی جانی چاہئے۔ اور جب مشکل درپیش ہو تو دعا خاص توجہ کے ساتھ کی جائے۔ اپنے دل میں درد پیدا کیا جائے۔ خدا تعالیٰ سے یہ بات مانگی جائے کہ وہ دل میں درد پیدا کرے۔ اضطراب اور اضطرار پیدا ہو اور دعا کی قبولیت کا وقت قریب سے قریب تر آ جائے۔ پس دعا کی ہر وقت اور ہر حالت میں ضرورت ہے۔

مَیں جو بولا تو بہت بول نہ پاؤں شائد
مجھ کو خاموش کرو گے تو فضا بولے گی
میرے الفاظ گراں گذریں گے کانوں پہ مگر
میری خاموشی ہر اک کان میں رَس گھولے گی

ابوالاقبال

○

ترا ستم بھی یقیناً سراب ہی ہو گا
کہ تشنگی جو بجھی ہے یہ خواب ہی ہو گا

مَیں آپ اپنے فسانوں کی داد دے لوں گا
ترے لئے تو ہر اک حرف عذاب ہی ہو گا

مَیں جانتا ہوں کہ عجلت پسند ہے انساں
مگر حساب تو روزِ حساب ہی ہو گا

جو دیکھ دیکھ کے پہچانتا ہے چہروں کو
وہ اور کون ہے اہلِ کتاب ہی ہو گا

اُٹھا نہ ہاتھ کسی پر کہ ٹوٹ جائے گا
جو تجھ سے ہو گا وہ تیرا جواب ہی ہو گا

کسی کے بل پہ جیا تو یہ جان جی نہ سکا
جو لہر لہر پہ جھُولے حباب ہی ہو گا

جو ہاتھ ڈال رہا ہے کسی کی عزّت پر
نسیم وہ کوئی "عزت مآب" ہی ہو گا

نسیم سیفی

اعلان

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد نے بے روزگار گریجوایٹس کی کفالت کے لئے وزیراعظم کے خصوصی پروگرام "سائنٹیفک ٹیلنٹ کی سپورٹ" کے لئے فرسٹ کلاس گریجوایٹس کو گزارہ الاؤنس دینے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

اہلیت:- مندرجہ ذیل مضامین میں فرسٹ کلاس M.Sc -M.Phil یا Ph.D کے حامل ایسے گریجوایٹس جو جولائی 1995ء سے بیروزگار ہیں درخواست دینے کے اہل ہیں۔

فزکس- کیمسٹری / کیمیکل سائنسز- بیالوجیکل سائنسز- زوآلوجی- باٹنی- فارمیسی- میتھ- شماریات- معاشیات- الیکٹرونکس- کمپیوٹر سائنس- ارتھ سائنسز- ایگری کلچرل / ویٹرنری سائنسز اور انجینئرنگ۔

مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت: 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عابدہ بربوخ Abada Barbouch احمدیہ بیئن لندن

ایک عظیم انسان کی وفات

حضرت حلمی الشافعی قاہرہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ ایک انجنیئر تھے اور ہمیشہ سادگی' توازن' اور سمٹری کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اور یہ آپ کی زندگی کے امتیازی نشان تھے۔ آپ کی مذہبی دلچسپی کے جذبات کو مکرم مصطفیٰ ثابت نے جلاء بخشی۔ انہوں نے حضرت حلمی الشافعی کو احمدیت سے متعارف کرانے کے لئے چند ایک کتب دیں۔ اور اس کے بعد آپ نے احمدیت کا بھرپور مطالعہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں آپ 1967ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

اپنے کام کی نوعیت کی وجہ سے وہ یو۔ کے منتقل ہو گئے اور جلد ہی ٹلفورڈ سرے کے علاقہ میں اسلام آباد میں مقیم ہو گئے۔ بعد میں ان کی فیملی بھی وہیں ان کے پاس آ گئی۔ آپ ایک گرم جوشی کے ساتھ دوستی نبھانے والی شخصیت رکھتے تھے۔ جن کو کیا جوان اور کیا بوڑھے سبھی بہت پسند کرتے تھے۔ وہ ایک بہت زیادہ لکھنے والے مصنف تھے۔ اور اس کام میں وہ کبھی تھکن محسوس نہ کرتے تھے۔ تقویٰ میں شائع ہونے والے آپ کے مضامین بہت عالمانہ ہوتے تھے۔ وہ ایک بہت اچھے مترجم تھے۔ اور انہوں نے تفسیر کی پہلی دو جلدوں کا عربی ترجمہ کیا۔ اور اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تصنیف (دین حق کے) اصول کی فلاسفی کا بھی عربی ترجمہ کیا۔ حضرت امام جماعت الرابع نے بیان فرمایا کہ انہوں نے اور کئی عربی علماء کے تراجم بھی دیکھے ہیں لیکن اس میدان میں ان کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ زندگی میں اپنی ہمت سے آگے بڑھے تھے۔ اور آپ نے زبان کی تمام دیواریں گرا دی تھیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن پر تراجم آپ کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ چنانچہ انہیں سن کر ناظرین حضرت امام جماعت کے جذبات کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور طبعی خوشی محسوس کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت صاحب رسول کریم ﷺ کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کر رہے تھے۔ کہ رسول کریم صلعم کے ساتھ وفور محبت کے جذبات کی وجہ سے بات کو آگے نہ چلا سکے۔ اس موقعہ پر حضرت حلمی الشافعی نے ترجمہ شروع کیا اور جہاں تک حضرت صاحب نے بیان کیا تھا اس کا ترجمہ پیش کر دیا۔ لیکن جب آپ اس مقام پر پہنچے جہاں حضرت صاحب ٹھہر گئے تھے۔ تو ان کے جذبات نے بھی ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

آپ کے اس انداز میں کتنی خوبصورتی پائی جاتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کو الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔

میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک دوست کی بجائے ایک باپ کی طرح تھے۔ ایک ٹیم ممبر کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتے ہوئے اکثر ایسا معلوم ہوتا کہ کام کے دباؤ کی وجہ سے میری ہمت جواب دے جاتی۔ اور میں کام کی زیادتی سے عہدہ برا نہ ہو سکتی۔ ایسی صورت میں وہ مجھے اس تناؤ سے باہر نکالتے اور فوراً کام کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے اور اس سلسلے میں انہوں نے نہ تو کبھی میری شکایت کی اور نہ ہی کبھی مجھے اس سلسلے میں سرزنش کی بلکہ ایسے مواقع پر وہ میرے ساتھ بہت محبت کا سلوک کرتے اور ایسے مواقع پر میں حیران و ششدر رہ جاتی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ انہوں نے میرا مشورہ مانگا اور میرے مشورہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسی وقت انہوں نے اپنے مسودے میں تبدیلی کر دی اور یہ بات میرے لئے حیران کن تھی وہ کتنے عظیم استاد اور ناصح تھے۔ انہوں نے اس طرح سے مجھ میں بہت زیادہ اعتماد پیدا کیا۔ وہ ایک واضح ذہن رکھنے والے انسان تھے۔ اور انہوں نے ہمیشہ میرے ساتھ اپنے ربط کو زندہ رکھا۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ وہ میرے اور جماعت کے درمیان ایک پل کی مانند تھے۔ ان کے علم و فضل' جو ہمیشہ میرے ساتھ رہتا۔ نے میری زندگی کو واقعی خوش گوار اور پر لطف بنا دیا تھا۔ ایک اور واقعہ کی مجھے یاد آ رہی ہے۔ لقاء مع العرب کے سیشن میں ایک عرب خاتون نے حضرت صاحب سے سوال کیا کہ ایک کنجوس خاوند کے ساتھ اس کی بیوی کو کیا کرنا چاہئے۔ ایسا کنجوس خاوند جو اپنی بیوی کو کوئی جیب خرچ نہ دیتا ہو۔ کیا ایسی خاتون اپنے خاوند سے کچھ رقم چوری کر لیا کرے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ لیکن حضرت صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ جب اس کا خاوند کچھ رقم پکڑے ہوئے ہو تو اس کی بیوی کو اس کے ہاتھ سے کچھ رقم چھین لینی چاہئے۔ حضرت صاحب کے بعد اب حلمی الشافعی صاحب کی باری اس جواب کا ترجمہ عربی زبان میں کرنے کی تھی۔ انہوں نے جواب کے پہلے حصے کا ترجمہ بہت اچھی طرح کیا لیکن جب ایسے خاوند سے رقم چھیننے والی بات آئی تو انہوں نے معذرت کر لی۔ اور بلا تکلف حضرت صاحب سے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں اس کا ترجمہ نہیں کر سکتا کیونکہ میری بیوی یہاں موجود ہے۔ حضرت صاحب نے ان کی اس بات کا خوب لطف اٹھایا۔

میں یہاں یہ مضمون ختم کرتی ہوں۔ یہ کہتے ہوئے کہ السید حلمی الشافعی احمدیت کے ایک مخلص اور دین کے لئے ہر لحہ وقف رکھنے والے انسان تھے۔ اور آپ نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا۔ اور وہ ہمیں اس طرح اپنے پیچھے سوگوار چھوڑ گئے ہیں کہ ہم ان کو اور ان کے کاموں کو اپنے خوابوں میں اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت السید حلمی الشافعی (وفات یافتہ) کے لئے خراج تحسین

12 فروری 1996ء کو حضرت السید محمد حلمی الشافعی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے لندن میں وفات پا گئے۔ (ہم اسی کے ہیں .....) 14 فروری کو حضرت امام جماعت الرابع نے 41 گریسن ہال روڈ گیسٹ ہاؤس سے لندن بیت الفضل تک ان کے جنازے کو کندھا دیا۔ اور جنازہ پڑھایا۔ حضرت حلمی الشافعی کو بروک وڈ کے احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مسٹر آفتاب احمد خان امیر جماعت یو۔ کے نے دعا کروائی۔

اس وقت سے لے کر اب تک بہت سارے تعزیت کے پیغامات وصول ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ یو۔ کے نے حضرت حلمی الشافعی کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اور قرارداد میں کہا ہے کہ حضرت محمد حلمی الشافعی ایک معروف سکالر تھے۔ اور ایک گہری روحانی شخصیت تھے وہ امامت سے دلی لگاؤ رکھتے تھے اور دین حق اور احمدیت کے جان نثار خادم تھے۔ اور دعوت الی اللہ میں خاص شغف رکھتے تھے۔ ایم۔ ٹی۔ اے کے لقا مع العرب ہر دل عزیز پروگرام میں اپنے بہترین ترجمہ کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کے فوری ترجمہ کی وجہ سے وہ عرب اور غیر عرب احمدیوں میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کا ترجمہ کا مسحور کن انداز' جس کے ذریعے وہ نہ صرف حضرت صاحب کے الفاظ بلکہ ان کے محسوسات اور جذبات کا بھی ترجمہ کرتے تھے' اور بھی خوبصورت ہو جاتا تھا۔

ان کی اس منفرد خوبی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ میرے ساتھ ایک ہو کر ترجمہ کرتے تھے۔ جب میں روتا تھا وہ بھی روتے تھے۔ جب میں ہنستا تھا تو وہ بھی ہنستے تھے۔ وہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے میرے ساتھ ایک ایسا اتحاد قائم کر لیا تھا۔ ان کی غمگین کرنے والی وفات جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی روح کو اپنے رحم اور کرم کی چادر میں ڈھانپ لے۔

جماعت احمدیہ یو کے نے ان کی اہلیہ اور ان کے خاندان کے دیگر غم زدہ ممبران کے لئے بھی اپنی مخلصانہ ہمدردیوں کا اظہار کیا ہے۔

بریڈ فورڈ اشاعت کے رسالہ البصیرت نے لکھا کہ وہ ایک عالم اور ذہین انسان تھے۔ وہ الازھر یونیورسٹی میں فزکس اور ریاضی کے لیکچرار بھی رہے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے سوڈان' کویت' عراق' الجیریا' لیبیا' سعودی عرب' اور متحدہ عرب امارات' میں بطور پٹرولیم انجنیئر بھی کام کیا تھا۔ 1967ء میں آپ نے احمدیت کو قبول کیا۔ جس کے بعد آپ قادیان' ربوہ' اور سری نگر تشریف لے گئے۔ آپ نے کئی سال تک مصر کی احمدیہ جماعت کی امارت کا فریضہ سر انجام دیا۔ آپ برطانیہ تشریف لائے تو آپ کو عربیک ڈیسک کا انچارج مقرر کیا گیا۔ اور التقویٰ کے ایڈیٹر کے طور پر بھی آپ نے خدمات انجام دیں۔ جلد ہی وہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام لقاء مع العرب کی ایک ہر دلعزیز شخصیت بن گئے۔

مجلس انصار اللہ یو۔ کے نے بھی اپنا تعزیت کا پیغام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ آپ ایک راست گو' قابل' عالم' خوش گوار طبیعت کے مالک اور جماعت کے چنندہ سکالر تھے۔ تفسیر کے علاوہ کئی دوسری کتابوں کے عربی میں ترجمہ کے سلسلے میں ان کا بہت بڑا حصہ شامل ہے۔

یو۔ کے میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے اپنا بیشتر وقت اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں کئی مختلف حیثیتوں میں گزارا۔ اسلام آباد میں رہنے والے خاندانوں نے ان کی وفات کا بہت زیادہ غم کے ساتھ اثر لیا۔ انہوں نے اپنی تعزیت کے پیغام میں اپنے شدید و رنج و غم' کا اظہار کیا ہے اور حضرت حلمی الشافعی کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ ان کی خدمات' ان کی سادگی' اور ان کا سٹائل ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے خاندان کو اس غم کو صبر و استقلال سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔

ایک اچھی بات

بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ۔ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو۔ اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان پہنچانے کا ارادہ نہ کرو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بہت دعائیں کرتے رہو۔ تاکہ ان بلاؤں سے نجات ہو۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بے ہودہ قیل و قال فائدہ نہیں دیتی۔ اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہئے۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ۔ اور جب وہ دور چلے جاویں تو بے باک ہو جاؤ۔ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو۔ خواہ مصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

جس نے سیاست میں کبھی حصہ نہ لیا ہو وہ بھی اپنے ماحول میں سیاست ہوتے دیکھتا تو ہے۔ اور کسی قدر سیاست کی سوجھ بوجھ بھی رکھتا ہے۔ آخر سیاست ملک کے ہر باشندے پر کچھ نہ کچھ اثر ڈالتی ہے اور سیاست تو کی ہی اس لئے جاتی ہے کہ ملک کے باشندوں پر اثر ڈالا جائے یعنی صحیح طور پر یا بزعم خویش لوگوں کی بھلائی کے کام کئے جائیں۔ یا تو وہ لوگ سیاست میں کامیاب ہوتے ہیں جو عام طور پر لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے رہتے ہیں۔ یا وہ لوگ سیاست میں کامیاب ہوتے ہیں جن کا کسی کامیاب پارٹی سے تعلق ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال سیاست کی اسی لئے جاتی ہے کہ لوگوں کی بہبود کے کام کئے جائیں۔ اگرچہ سیاست کرنا کچھ ایسا بدنام ہو گیا ہے کہ اس کے ایک معنی چالبازی بھی لئے جاتے ہیں۔ لیکن بہرحال ہمیں اس کے غلط معنوں سے کوئی تعلق نہیں۔

ہم خود ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے کبھی سیاست نہیں کی۔ کبھی سیاست میں حصہ نہیں لیا۔ لیکن اس کے باوجود اپنے ماحول میں لوگوں کو سیاست کرتے دیکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ ہمیں بھی اس کی تھوڑی بہت سوجھ بوجھ ہے۔ اور پھر اگر انسان تھوڑا بہت لکھا پڑھا بھی ہو تو وہ جانتا ہے کہ دنیا بھر کے ممالک میں سیاست کس طرح ہوتی ہے۔ سیاست کے نظام کیا ہیں یا یوں کہئے کہ حکومت کے نظام کیا ہیں۔ کہیں جمہوریت ہے اور وہ اس طرح کی کہ صدر تو ہے لیکن اختیارات وزیراعظم کے ہاتھ میں ہیں۔ کہیں صدارت ایسی ہے کہ سارا انتظام و انصرام صدر ہی کے ہاتھ میں ہے۔ کہیں بادشاہت ہے تو ایسی کہ مطلق العنان ہے۔ جو چاہے کرے۔ اور کہیں بادشاہت ہے تو ایسی کہ کام تو پارلیمنٹ کرتی ہے لیکن اس کو Blessing (سر پر ہاتھ رکھنا) بادشاہت دیتی ہے۔ یعنی بادشاہت مطلق العنانی کی نہیں بلکہ نام کی ہوتی ہے۔ محض نام کی بادشاہت کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس کے کچھ بھی اختیارات نہیں ہیں۔ اختیارات تو ہیں لیکن ویسے نہیں جیسے کہ مطلق العنان بادشاہ کے ہوں۔ پس اس طرح مختلف نظام ہائے حکومت ہیں اور جب ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو مارشل لاء ہوتا ہے۔ مارشل لاء بھی ایک نظام حکومت ہے۔ سالہا سال تک چلتا ہے۔ بعض ملکوں میں تو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بیس بیس تیس تیس سال تک حکومت کرتے ہیں اور بلا شرکت غیرے حکومت کرتے ہیں۔ وہ جب چاہتے ہیں اور جس طرح کی چاہتے ہیں۔ اسمبلی تجویز کر لیتے ہیں جس کا نام شوریٰ بھی رکھا جا سکتا ہے اور کچھ اور بھی۔ لیکن یہ سب لوگ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اپنے خیالات کا اظہار تو کر سکتے ہیں لیکن اگر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ان کے خیالات سے متفق نہ ہو تو ان کی بات چل نہیں سکتی۔ یہ تمام نظام ہائے حکومت دنیا میں رائج ہیں اور جب کوئی شخص اپنے ملک میں یہ کہتا ہے کہ وہ نظام کو بدل کر رکھ دے گا تو دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے کہ اس وقت نظام کیا ہے اور اس نظام کو ہٹانے کے بعد کیا کیا نظام لائے جا سکتے ہیں۔ اور کیسے نظام لانے کا امکان ہے۔ مثلاً اس وقت پاکستان میں جمہوریت کا رواج ہے جیسی کیسی بھی ہے بعض لوگوں کو اچھی لگتی ہے بعض لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن بہرحال دنیا جانتی ہے کہ یہاں نظام حکومت جمہوری ہے۔ کل کوئی اور حکمران تھا۔ آج کوئی اور ہے۔ کل کو شائد کوئی اور ہو گا۔ یہ تبدیلیاں بتاتی ہیں کہ واقعی نظام جمہوری ہے۔ افراد بے شک ایسے کام کرتے ہوں جو ناپسندیدہ ہیں لیکن ان کی وجہ سے جمہوریت بدنام نہیں ہو سکتی۔ اب اگر یہاں کوئی کہے کہ ہم نظام بدل دیں گے تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صدارتی نظام آجائے گا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مارشل لاء آجائے گا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صدارتی نظام ایسا ہو گا کہ نہ کوئی پارلیمنٹ ہو گی۔ نہ کوئی اور ادارہ بلکہ صرف ایک شخص اپنی مرضی کے مطابق سارا ملک چلائے گا ایسا کرنے کے لئے جمہوریت کو رد کرنا پڑے گا۔ جمہوریت کے نظام کو تہ و بالا کرنا پڑے گا۔ لیکن جہاں تک ہماری سمجھ بوجھ ہے یہ بات ممکن نہیں ہے خدانخواستہ جمہوریت کا گلا مارشل لاء تو گھونٹ سکتا ہے لیکن یہاں ایسا بھی کوئی امکان نہیں۔ اور پھر اس جمہوریت کو ہٹا کر کوئی اور نظام لانے کی جرأت کرے گا بھی کون۔ خدا کرے ہمارا جو بھی نظام ہے اسی میں ہمارے لئے برکت ہو اور ملک کی بہبود کے سامان ہوتے رہیں۔ ہم لوگ اپنی رائے کا اظہار کرتے رہیں اور ہماری رائے یعنی باشندگان ملک کی رائے سیاست پر اثر انداز ہوتی رہے۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور موثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کو پکارے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف

انڈیا لنک

انڈیا لنک انٹرنیشنل لندن سے شائع ہوتا ہے اور اس میں انگلستان کے مختلف شعبوں سے متعلق خبریں اور مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ دسمبر 1995ء اور جنوری 1996ء کے شمارے میں احمدیت کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا گیا ہے یہ مضمون احمدیت کے عقائد اور اس کی کارکردگی کی وضاحت کرتا ہے۔ اس میں مختلف امور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ عالمگیر تحریک کہاں سے چل کر کہاں پہنچ گئی ہے اس مضمون کے لکھنے والے برطانیہ کی احمدیہ جماعت کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری ہیں رشید احمد چوہدری نہ صرف پریس سے رابطہ رکھتے ہیں بلکہ استاد کی حیثیت سے انہوں نے کئی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جو بعض سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ساتھ ایک انٹرویو بھی شائع کیا گیا ہے۔ اس انٹرویو میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہہ مبارک بھی ہے اور حضرت امام جماعت الرابع کی تصویر بھی۔ آپ سے مختلف سوال پوچھے گئے جن کے آپ نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ جواب دئے۔ انٹرویو لینے والے کرشن ریلے تھے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے جماعت کے آغاز سے لے کر موجودہ پوزیشن تک مختلف سوالات کے جواب دئے۔ انٹرویو لینے والے کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب ایک عالم اور دانشور ہیں اور انہوں نے اپنی جماعت کو نہایت منظم رکھا ہوا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ موجودہ سائنسی اور سماجی امور میں ترقی کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ اس جماعت میں پائی جاتی ہیں انٹرویو دینے والے نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ ہم ایک گھنٹے تک آپس میں گفتگو کرتے رہے اور اس دوران دیگر ملنے والے انتظار کرتے رہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص تحریر کے ذریعے کوئی سوالات کرے تو اس کا جواب کتاب کی صورت میں تحریر کے ذریعے دیا جانا چاہئے یا کم از کم اخبارات میں مضامین کے ذریعے لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے کہ کتابوں کو جلا کر ختم کرنے کی کوشش کی جائے یا کسی لکھنے والے کو موت کے گھاٹ اتار کر اس کا منہ بند کیا جائے۔

حضرت صاحب خاصے مصروف آدمی ہیں اور سارا ہفتہ اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں صبح دو بجے جاگتے ہیں اور اپنی عبادت کے بعد اپنے دفتری کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ایک روحانی رہنما ہونے کی وجہ سے آپ کو بہت سے فرائض انجام دینے پڑتے ہیں اور آپ کا کام اس لئے بھی بڑھ جاتا ہے کہ آپ کی جماعت ساری دنیا میں پائی جاتی ہے۔ اور دنیا کے ہر کونے سے آپ کو خطوط کے ذریعے مخاطب کیا جاتا ہے۔ مختلف ممالک کی رپورٹیں آپ کو وہاں کے مشنوں کی طرف سے ملتی ہیں اور وہ خود بھی دورے پر جا کر ان ممالک کا جائزہ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم امن۔ انصاف اور جیو اور جینے دو کے قائل ہیں۔ آپ نے احمدیہ جماعت کے عقائد کا کھل کر ذکر کیا اور فرمایا کہ لوگ جو چاہیں کہتے رہیں۔ ہم امن کے خواہاں ہیں۔ ([illegible])

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالح ہو سکتی ہے ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے۔ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جاوے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ عورت تو در کنار اور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔

اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے۔ اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں۔ غرضیکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے۔ اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے۔ اس لئے لکھا ہے (خبیث باتیں خبیث مردوں کے لئے۔ اور خبیث مرد خبیث باتوں کے لئے ہیں اور پاک باتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک باتوں کے لئے ہیں)

اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو ورنہ ہزار ٹکریں مارو کچھ نہ بنے گا۔ جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا تو عورت اس سے کیسے ڈرے۔ نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا۔ ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ کر دعا کرتا ہے روتا ہے تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخری ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متاثر ہوگی۔ عورت میں متاثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے۔

یہ خیال نہ کرو کہ توبہ کرنا مرنا ہوتا ہے۔ خدا قلیل شئے سے خوش نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ دھوکا کھاتا ہے۔ دیکھو تم اگر بھوک کو دور کرنے کے لئے ایک لقمہ کھانے کا کھاؤ یا پیاس کے دور کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی کا پیو تو ہرگز تمہاری مقصد براری نہ ہوگی۔ ایک مرض کے دفع کرنے کے واسطے ایک طبیب جو نسخہ تجویز کرتا ہے جب تک اس کے مطابق پورا پورا عمل نہ کیا جاوے تب تک اس کے فائدہ کی امید امر موہوم ہے۔ اور پھر طبیب پر الزام۔ غلطی اپنی ہی ہے اسی طرح توبہ کے واسطے مقدار ہے۔ اور اس کے بھی پرہیز ہیں۔ بدپرہیز بیمار تندرست نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ پاکستان

بر وفات حضرت آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم
حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان اپنی نہایت مخلص اور دیرینہ خادمہ دین حضرت آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت موصوفہ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور حضرت امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی تھیں۔ نجیب الطرفین ہونے اور خاندانی اعزاز کے ساتھ آپ نہایت شگفتہ مزاج اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔

آپ کی خدمات دینیہ کا دائرہ ایک طویل عرصہ پر محیط ہے تقسیم ملک کی خدمات کے علاوہ آپ 1952ء سے لے کر 1957ء تک بطور سیکرٹری خدمت خلق لجنہ مرکزیہ خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ پھر 1958ء سے لے کر 1989ء تک بیرون ممالک کی سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے لجنات بیرون کو منظم و فعال بنایا۔ 1989ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جب ہر ملک کی علیحدہ علیحدہ تنظیم بنا دی تو آپ کو مجلس عاملہ پاکستان میں حضرت صاحب کی منظوری سے اعزازی ممبر مقرر کیا گیا۔ تادم وفات اس کی سعادت پائی۔

آپ ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتیں۔ آپ کی 50 سالہ ازدواجی زندگی بھی مثالی تھی اور میاں بیوی کے تعلقات کا انمول نمونہ تھی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے یہ الفاظ آپ کے لئے تمغہ امتیاز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"امر واقعہ یہ ہے کہ آمنہ حقیقی معنوں میں آمنہ تھیں۔ طیبہ حقیقی معنوں میں طیبہ تھیں۔ شاید ہی کوئی بیوی ایسی ہو جس کے متعلق انسان وثوق سے کہہ سکے کہ اس نے اپنے خاوند کے ہر حق کی امانت کا حق ادا کیا۔"

ہم اس قرارداد کے ذریعہ حضرت امام جماعت الرابع افراد خاندان خصوصاً آپ کے خاوند محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور بچوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کے بچوں کو آپ کے اوصاف حسنہ سے حصہ وافر عطا فرمائے۔

شریک غم
ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان

انصار اللہ۔ برطانیہ

ممبران مجلس انصار اللہ برطانیہ کے لئے یہ خبر بہت افسوس اور رنج کا موجب ہوئی کہ مکرمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دل کے حملہ سے مورخہ 27۔ مارچ 1996ء ربوہ میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ کی تدفین احاطہ خاص بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ صاحبزادی حضرت بانی سلسلہ کے قدموں میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے' اعلیٰ مقام عطا کرے۔

موصوفہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بھاوج تھیں۔ بہت اچھے خصائل کی مالکہ' بہت مہربان اور شفقت بھرا دل رکھتی تھیں۔ اپنے خاوند مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی جماعتی' ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ممد و معاون رہیں' ان کے سفروں میں ساتھ دیا۔ جہاں کہیں بھی گئیں مستورات میں اپنے حسن خلق سے ایک مقام پیدا کیا۔

ممبران مجلس انصار اللہ برطانیہ اس افسوسناک رحلت پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر سب افراد خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

ہم ہیں اراکین مجلس انصار اللہ برطانیہ

امیر جماعت برطانیہ

ممبران مجلس عاملہ یو۔کے کے لئے یہ خبر نہایت ہی گہرے غم و رنج کا باعث ہوئی کہ حضرت سیدہ آمنہ طیبہ صاحبہ دل کا دورہ پڑنے پر 27۔ مارچ 96ء کو رات دس بجے وفات پا گئیں۔ حضرت کی عمر وفات کے وقت 77 سال تھی۔

حضرت موصوفہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ صاحبزادہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ کی نواسی تھیں۔ نہایت متقی پرہیزگار عبادت گزار۔ غریبوں کی مدد کرنے والی اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ حضرت کو لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات' سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت کی وفات کی خبر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا رشتہ ازدواجی تقریباً پچاس برس سے زیادہ عرصہ پر پھیلا ہوا ہے اور یہ ایک مثالی رشتہ تھا۔ سارے خاندان حضرت بانی سلسلہ میں اگر کوئی مثالی رشتہ پیش کرنا ہو تا تو ان کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ ان کی رنجشیں اگر ہوئیں بھی تو کبھی دکھائی نہیں دیں۔ نہایت گہرے افہام و تفہیم کے ساتھ خود ہی اندر ہی اندر طے کر لیا گیا۔ ان کا نام آمنہ طیبہ تھا۔ وہ حقیقی معنوں میں آمنہ تھیں اور حقیقی معنوں میں طیبہ تھیں۔ شاید ہی کوئی بیوی ایسی ہو جس کے متعلق وثوق سے کہا جا سکتا ہو کہ اس نے اپنے خاوند کی ہر امانت کا حق ادا کیا ہو اور کسی بھی طیب بات میں چوکی ہو۔

حضرت صاحب نے مزید فرمایا حضرت سیدہ عقل کا مجسمہ تھیں۔ بہت ہی سلجھی ہوئی طبیعت کی مالک تھیں۔ اپنی والدہ حضرت صاحبزادی نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تمام خوبیوں کی وارث تھیں۔ اور اپنے والد محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی خوبیوں کی بھی وارث تھیں موصوفہ موصیہ تھیں۔ 28۔ مارچ 96ء کو بعد جنازہ بہشتی مقبرہ ربوہ کی اندرونی چاردیواری میں تدفین عمل میں آئی۔

ممبران مجلس عاملہ یو کے۔ حضرت آمنہ طیبہ صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر لواحقین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آفتاب احمد خان
امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

بر وفات
میجر جنرل (ر) نسیم احمد صاحب

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ خصوصی اجلاس عام منعقدہ 96-4-19 اپنے نہایت۔ ہمدرد۔ شفیق۔ دعاگو اور دیگر شمار خوبیوں سے متصف بھائی اور نامور ماہر امراض چشم میجر جنرل ریٹائرڈ (ڈاکٹر نسیم احمد صاحب ہلال امتیاز (ملٹری) جو 9۔ مئی 1996ء شب آٹھ بجے دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئے کی رحلت پر اپنے دلی دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مکرم میجر جنرل نسیم احمد صاحب کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ پاک آرمی میں میجر جنرل کے عہدے پر ترقی پانے والے آپ پہلے ماہر امراض چشم تھے۔ آپ پاک آرمی میڈیکل کالج میں پروفیسر بھی رہے ریٹائرمنٹ کے بعد امراض چشم کے مشہور ادارے ادارے الشفاء آئی ٹرسٹ ہسپتال راولپنڈی میں چیف کنسلٹینٹ کے عہدے پر فائز تھے۔ حال ہی میں 12۔ مارچ 1996ء کو بین الاقوامی ماہرین امراض کی کانفرنس میں آپ کو ڈاکٹر رمضان علی سید گولڈ میڈل دیا گیا جو صدر پاکستان کی طرف سے ہر سال کسی ایک نمایاں ترین ماہر امراض چشم کو دیا جاتا ہے۔ آپ کی مہارت اور نیک نامی کا اس قدر چرچا تھا کہ دوسرے ممالک سے بھی مریض آنکھوں کا معائنہ کروانے آتے تھے۔ دوران ملازمت آپ نے سری لنکا اور نیپال میں بھی کئی میڈیکل ٹیموں کی قیادت کی اور ان ممالک کی طبی خدمات میں نمایاں حصہ لیا۔ آپ کا وجود پاکستان کے لئے قومی سرمایہ کی حیثیت رکھتا تھا۔

محترم جنرل نسیم احمد صاحب کی دینی خدمات کا دائرہ بھی بہت وسیع تھا۔ آج کل آپ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ گزشتہ تقریباً چار سال سے جماعت مقامی میں قاضی کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ وقف عارضی کر کے دو دفعہ گھانا تشریف لے گئے اور آئی کیمپ لگا کر سینکڑوں آپریشن کئے اور دکھی انسانیت کو فائدہ پہنچایا۔ کئی بار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کی طبی خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ طبی خدمات کے علاوہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ ہر جماعتی ضرورت کے وقت بڑے حوصلے اور کھلے دل کے ساتھ بیش بہا مالی قربانیوں کی توفیق پائی۔ جماعت کے لئے رضاکارانہ طور پر ہر خدمت کیلئے مستعد رہتے تھے۔ امیر مقامی اور جماعتی نظام کے ساتھ تعاون مثالی تھا۔ محترم جنرل صاحب کی وفات سے جماعت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے پر فرمائے۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ خصوصی اجلاس عام محترم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کی بیگم صاحبہ۔ دونوں بیٹوں اور بیٹی اور دیگر تمام عزیز و اقارب اور چاہنے والوں سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور درد بھرے دلوں کے ساتھ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم میجر جنرل نسیم احمد صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور بلندی درجات فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے اور ہر آن حامی و ناصر ہو۔

ہم ہیں شریک غم
اراکین جماعت احمدیہ راولپنڈی

○ مکرم میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور خداداد قابلیت سے فوج میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے میجر جنرل کے اعلیٰ عہدہ پر پہنچے۔ اپنے حسن سلوک کی وجہ سے فوج کے چھوٹے بڑے طبقوں میں بڑے ہر دلعزیز تھے۔ اپنی پیشہ وارانہ مہارت کے لئے ایسی شہرت رکھتے تھے کہ فوج کے اعلیٰ سے اعلیٰ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں جنگی جرائم کا ٹربیونل

ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں بوسنیا میں ہونے والے جنگی جرائم کی تحقیقات کے لئے ٹربیونل نے گزشتہ روز ایک اہم فیصلہ کیا اور سرب اہلکار ڈسکو ٹاڈک کو انسانیت کے خلاف سنگین جرائم کا مرتکب قرار دے دیا گیا۔

مسٹر ٹاڈک کو "پریجیدور کا قصائی" کہا جاتا ہے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے جنگ کے دنوں میں مسلمان آبادی کو ایک منظم طے شدہ منصوبے کے تحت ہلاک کیا۔ اس میں قتل' آبروریزی' اور اذیت پہنچانے جیسے مظالم شامل ہیں۔ مسٹر ٹاڈک ان 50 سے زائد افراد میں سے ایک ہیں جن پر ہیگ کے انٹرنیشنل ٹربیونل میں مقدمہ چل رہا ہے۔ جو دیگر افراد ان ملزمان میں شامل ہیں ان میں راڈووان کراڈزک (بوسنین سرب لیڈر) ان کا جرنیل جنرل راتکو میلاڈچ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

ہیگ کے اس ٹربیونل کی کارکردگی پر جنگی جرائم کے ٹربیونل نورمبرگ کی یاد آتی ہے۔ جس نے دوسری جنگی عظیم کے دوران ایسی ہی صورت حال پر مبنی کیسوں کی سماعت کی تھی۔

مغربی اخبارات کا کہنا ہے کہ ہیگ کے ٹربیونل کے فیصلے پر عالمی برادری کو خود کو مبارک باد دینا چاہئے۔ جس نے سربوں کی شدید مخالفت کے باوجود اپنا کام جاری رکھا ہے اور سربوں کی کسی بلیک میلنگ کے آگے سر نہیں جھکایا۔

لیکن عالمی برادری یہ بھی سوال کرتی ہے کہ بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں پر جب جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا تھا اس وقت ظالم کا ہاتھ کیوں نہیں روکا گیا۔ 2 لاکھ کے قریب بوسنین مسلمان جب قتل ہو رہے تھے اور 20 ہزار عورتیں جب جنسی تشدد کا نشانہ بن رہی تھی تو ظالم کو کھلی چھٹی کیوں دی گئی؟ کیا اس وقت اہل مغرب کا خیال تھا کہ بوسنیا کے سرب مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں نے جس بے مثال صبر و ہمت اور قوت برداشت کا مظاہرہ کیا شاید وہی آج ان کے لئے ڈھال بن کر سامنے آگئی ہے اور یورپ کی تمام طاقتوں نے مل جل کر سربوں کے کان مروڑے اور ان کو جبراً امن معاہدے پر راضی کیا گیا۔

OOO

اسرائیلی وزیراعظم کی کامیابیاں

اسرائیل کے وزیراعظم شمعون پیریز نے حال ہی میں جو دو اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں اس کی وجہ سے آئندہ آنے والے انتخابات میں ان کی پوزیشن مضبوط تر ہو گئی ہے۔ انہوں نے لبنان پر شدید گولہ باری کر کے حزب اللہ کے ٹھکانوں کو سخت نقصان پہنچایا اور پھر اپنی مرضی سے جنگ بندی کی اور آئندہ سے حزب اللہ سے وعدہ لیا کہ وہ اسرائیل میں گھس کر اسرائیلی آبادیوں پر حملے نہیں کرے گا۔

دوسرے یہ کہ فلسطینیوں کی قومی کونسل کے اجلاس میں فلسطینیوں نے اسرائیل کے خلاف شقیں نکال دیں اور اس طرح اب فلسطینیوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اسرائیل کو تباہ و برباد کرنے کے منصوبے نہیں کریں گے۔

اسرائیل میں ہونے والے عام انتخابات کے پیش نظر یہ دونوں فیصلے وزیراعظم مسٹر شمعون پیریز کی کامیابی قرار دیئے جا رہے ہیں۔ اور اسرائیل میں انتہا پسند فلسطینیوں کے خودکشی سکواڈ کے بموں کے دھماکے سے حکومت کو جو دھچکا پہنچا تھا اس کی بڑی حد تک تلافی کر دی گئی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

عہدیدار آنکھوں کے معائنہ اور علاج کے لئے موصوف میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد سے رجوع کرتے تھے۔ خدمت خلق کے لئے بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ چنانچہ اسی جذبہ کے ماتحت ریٹائر ہونے کے بعد راولپنڈی کے الشفاء ہسپتال سے منسلک ہو گئے۔ اور بحیثیت ڈین خدمات سرانجام دینے لگے۔ خلق خدا کی بے لوث خدمت میں خاص مقام رکھتے تھے۔ پیسے کا لالچ ان کے قریب بھی نہ گیا تھا۔ امیر و غریب کے امتیاز کے بغیر سب کی یکساں خدمت اور علاج بڑی بشاشت سے کرتے تھے۔

اپنی حسن کارکردگی کے اعتراف کے طور پر کئی ایک انعامات حاصل کئے۔ جن میں ہلال امتیاز بھی تھا۔ وفات سے چند ہفتے قبل حکومت کی طرف سے انہیں گولڈ میڈل بھی دیا گیا تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی جاری کردہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت جذبہ خدمت خلق سے سرشار ہو کر اپنے آپ کو وقف کیا۔ اور افریقہ میں خدمات سرانجام دیں۔

موصوف ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب آف کوئٹہ کے فرزند اور جماعت احمدیہ کوئٹہ کے سابق امیر میاں بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔

جماعت احمدیہ کراچی موصوف میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد کی اس ناگہانی وفات پر گہرے رنج و غم اور ان کے لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی اور غمگساری کا اظہار کرتی ہے۔ اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔ کہ وہ غفور و رحیم خدا موصوف میجر جنرل (ر) نسیم احمد کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان خصوصاً بیوی بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا ہمیشہ مقام حافظ و ناصر رہے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

بروفات چوہدری حمید احمد صاحب لائل پوری

ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ کے لئے یہ اطلاع نہایت افسوس اور رنج کا موجب ہوئی کہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لائل پوری' مورخہ 19۔ مارچ کو دل کے حملہ سے وفات پا گئے۔ مورخہ 21۔ مارچ کو مکرم عطاالمجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے جنازہ پڑھایا اور مکرم ملک محمد اکرم صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے بعد تدفین جو بروک ووڈ احمدیہ قبرستان میں ہوئی' دعا کروائی۔

مورخہ 29۔ مارچ کو خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ان کی وفات کا ذکر فرمایا اور بعد عبادت (-) و عصر مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لائل پوری کا جنازہ غائب پڑھایا۔ موصوف کی خواہش تھی کہ ان کا جنازہ حضرت صاحب جمعہ کے روز پڑھائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پوری کر دی۔

موصوف بہت مخلص۔ فدائی احمدی تھے دعوت الی اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہتے۔ گزشتہ دس سال سے وہ مجلس سلو Slough کے زعیم انصار اللہ تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ ممبران مجلس عاملہ ان کی اہلیہ اور بچگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور صبر جمیل سے نوازے۔

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ

یاد ماضی

ہماری تاریخ

اکتوبر 1959ء میں ربوہ میں ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔ اس کا اعلان الفضل 22۔ اکتوبر 1959ء میں ہوا۔

ربوہ 21۔ اکتوبر۔ کل شام 4 بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں حلقہ چنیوٹ کے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرار پایا۔

1۔ حلقہ مذکور کے سکولوں کا ٹورنامنٹ ربوہ میں 25۔ اکتوبر بروز اتوار شروع کیا جائے۔

2۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ٹورنامنٹ کے سیکرٹری شپ کے فرائض انجام دیں۔

3۔ ٹائیز کے مطابق ذیل کے پروگرام پر عمل درآمد کیا جائے۔

25۔ اکتوبر بروز اتوار کرکٹ صبح دس بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا مقابلہ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ۔

فٹ بال صبح دس بجے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں اصلاح ہائی سکول چنیوٹ بمقابلہ جامعہ محمدی ہائی سکول۔ محمدی شریف۔

والی بال۔ 2 بجے دوپہر ڈی بی ہائی سکول لالیاں بمقابلہ جامعہ محمدی ہائی سکول محمد شریف۔

ایتھلیٹکس روزانہ 4 بجے شام سے 5 بجے تک۔

26۔ اکتوبر بروز سوموار 2۔ بجے بعد دوپہر کرکٹ فائنل فاتح (1) بمقابلہ اصلاح ہائی سکول۔

فٹ بال۔ دس بجے صبح۔ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ بمقابلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

ہاکی۔ اڑھائی بجے بعد دوپہر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر والی گراؤنڈ میں اصلاح ہائی سکول چنیوٹ بمقابلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

کبڈی۔ ساڑھے دس بجے صبح ڈی بی۔ ہائی سکول لالیاں بمقابلہ جامعہ محمدی ہائی سکول محمدی شریف

27۔ اکتوبر بروز منگل۔

ہاکی فائنل۔ فاتح (5) بمقابلہ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ

فٹ بال مابین فاتح (2) و (4)

28-29-30۔ اکتوبر۔ حلقہ جھنگ اور حلقہ ربوہ کی فاتح ٹیموں کے مابین آخری مقابلے ہوں گے جن کا پروگرام بعد میں شائع ہو گا۔

اسی سلسلے میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے 23۔ اکتوبر 1959ء کے الفضل میں "ربوہ کے دوستوں کی خدمت میں" کے عنوان سے ایک اعلان شائع کیا۔ جس میں آپ نے لکھا "آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ امسال 25 تا 30 اکتوبر ڈسٹرکٹ سکولز ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ 25۔ تا 27 حلقہ چنیوٹ کے ہائی سکولوں کے مابین اور 28 تا 30 حلقہ چنیوٹ اور حلقہ جھنگ کی فاتح ٹیموں کے مابین ربوہ ہی میں مقابلے ہوں گے۔ اہل ربوہ ایک رنگ میں مہمان ٹیموں کے میزبان ہیں اور میزبان از روئے اخلاق مہمانوں سے رواداری اور ان سے نیک سلوک واجب ہوتا ہے اور مرکز احمدیت میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے اس ضمن میں ہم سب پر خواہ ہمارا تعلق سکول سے ہو یا نہ ہو مہمان نوازی اور مہمانوں کے احترام کی ذمہ داری دہری ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں دوستوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان ایام میں اپنی نیک روایات کو برقرار رکھنے کی پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کریں گے۔ اور ٹورنامنٹ کے منتظمین کے ساتھ کھیل کے میدان میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ آپ کے لئے ہر کھیل کے میدان میں جگہ مخصوص ہوگی آپ وہیں کھڑے ہو کر مقابلہ کو دیکھیں۔

یہ مقابلے جو 25۔ اکتوبر کو شروع ہوئے تھے 2۔ نومبر کو اختتام پذیر ہوئے۔ چنانچہ ان کے اختتام پذیر ہونے پر تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے۔ (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں شرکت کے لئے لالیاں اور چنیوٹ کے متعدد ہائی سکولوں کے طلباء اور اساتذہ نیز ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے ممبران جھنگ اور ضلع کے دوسرے علاقوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ضلع جھنگ کے جملہ ہائی سکولوں کا یہ سالانہ ٹورنامنٹ امسال 25۔ اکتوبر سے 2۔ نومبر تک ربوہ میں منعقد ہوا تھا۔ جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی 4 بجے سہ پہر کے بعد تلاوت کلام الٰہی سے شروع ہوئی جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک طالب علم نے کی۔ بعد ازاں ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کی طرف سے میاں صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا جو ایسوسی ایشن کے سیکرٹری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ سپاس نامہ میں انہوں نے اس امر کا اظہار کرتے ہوئے کہ ایسوسی ایشن نے امسال ضلع بھر کے سکولوں کا سالانہ ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد کرنے کا کیوں فیصلہ کیا گیا۔

"بے شک یہ ایک عمدہ انتخاب تھا ربوہ نہ صرف اہالیان ربوہ کی پیہم تگ و دو اور وقار عمل کی جماعتی تصویر ہے بلکہ یہاں کے رہنے والوں کے علمی ذوق اور تعلیمی شوق کا آئینہ دار ہے۔ اس لحاظ سے ہم محکمہ تعلیم کے کارکنوں کے لئے جن کا اوڑھنا بچھونا تعلیم ہے ربوہ ایک موزوں مقام ہے۔ ربوہ کے تعلیمی کارکنان نے ٹورنامنٹ کے انتظامات کے سلسلہ میں ہمیں مناسب سہولتیں بہم پہنچائی ہیں جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ بعد ازاں ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کی درخواست پر محترم میاں صاحب موصوف نے ضلع بھر کی کامیاب ٹیموں اور اول دوم رہنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ٹیموں اور کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کرتے جاتے تھے اور ٹیموں کے کیپٹن اور کھلاڑی باری باری آکر محترم میاں صاحب موصوف سے انعامات حاصل کرتے تھے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم میاں صاحب موصوف نے طلباء اور جملہ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی کامیابی پر مبارک دی اور یہ جلسہ قومی ترانے پر اختتام پذیر ہوا جسے حاضرین نے کھڑے ہو کر پورے احترام سے سنا۔

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اویس احمد ابن تنویر احمد گگو منڈی ضلع وہاڑی

مدثر احمد ابن عبد الرؤف کراچی

وجاہت عمران ابن عمران مسعود کراچی

محمد فیضان ابن انجینئر محمد احمد لاہور

سدرہ محسن بنت محمد محسن کراچی

عرفان فاروق ابن ارشد فاروق کراچی

وقاص احمد ابن منیر احمد بحرین

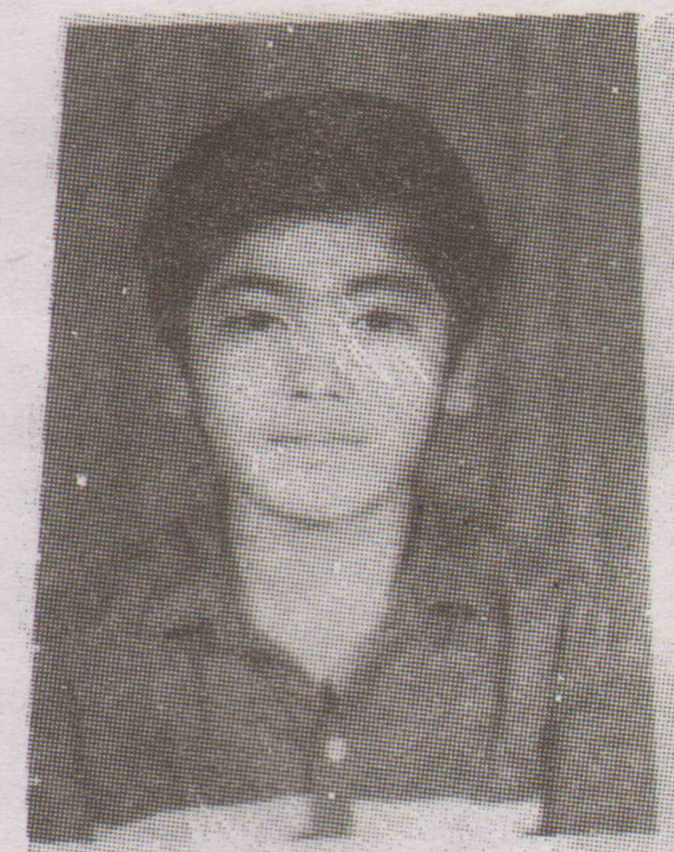

جنید نصر اللہ ابن محمد نصر اللہ کراچی

شمائل احمد ابن شیخ مقصود احمد ربوہ

عبد السلام ابن عبد الغفار مردان

محمد اکرم ابن محمد انجم کراچی

وردہ یونس بنت یونس احمد خادم ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم نے پنجاب کے تین بڑوں کے اس فیصلے کی منظوری دے دی ہے کہ دہشت گردوں کو موقع پر ہی گولی مار دی جائے گی- پولیس حکام نے پنجاب کے ایسے تمام افراد کی فہرستیں تیار کرلی ہیں جن کے بارے میں یہ یقین ہے کہ وہ دہشت گردی میں ملوث ہیں- چند روز میں انہیں ہلاک کردیا جائے گا- محرم کے موقع پر بھی حفاظتی اقدامات کر لئے گئے ہیں- ایسے تمام افراد کو گرفتار کرلیا جائے گا جو کسی مذہبی تنظیم کے ساتھ مل کر صوبے میں افراتفری پیدا کر سکتے ہیں- مذہبی کشیدگی کے حامل شہروں جھنگ' چکوال' بھکر' بہاولپور' لاہور' کوئٹہ' پشاور سمیت تمام ایسے شہروں میں فوجی، نیم فوجی دستے محرم الحرام میں حفاظتی انتظامات کی غرض سے بھجوادیئے جائیں گے-

○ شوکت خانم ہسپتال میں بم دھماکہ کے ملزمان کی موبائل ٹیلی فون پر ٹیپ شدہ گفتگو سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ ان ملزمان کو بھارتی خفیہ ایجنسی "را" نے قتل کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے- بھائی پھیرو بم دھماکہ کے سلسلے میں بھی عورتوں سمیت مشکوک افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے- وزارت داخلہ کے اعلیٰ سطحی ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارتی منصوبہ کے بارے میں دہشت گردوں کی ٹیلی فون گفتگو ایک حساس ادارے نے 16 اپریل کی رات پچھلے پہر ریکارڈ کی تھی-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مڈٹرم تو گزر گئی ہے اب ہم اپنی مدت پوری کریں گے- اپوزیشن سے آٹھویں ترمیم' خواتین کی نشستیں' اسمبلیوں کی مدت میں کمی پر مذاکرات کرنا چاہتے ہیں- انہوں نے سویڈن کے دورے سے واپسی پر طیارے میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن کو پتہ نہیں مذاکرات کی ضرورت کا احساس کب ہوگا- شاید الیکشن کے قریب جاکر؟ انہوں نے کہا اگلے الیکشن کے بعد اسمبلیوں کی مدت چار سال کرنے کے لئے تیار ہیں- وزیر اعظم نے کہا کہ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی طرف سے حکومتی پالیسیوں کی تائید خوش آئند ہے- انہوں نے کہا کہ ہم پانچ الیکشن جیت چکے ہیں- اسمبلیوں کی مدت چار یا پانچ سال کرنے سے ہمیں فرق نہیں پڑتا- لیکن ملکی استحکام اور عوام دوست پالیسیوں کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہم 5 سال معیاد پوری کریں- انہوں نے کہا کہ بم دھماکوں میں بھارت ملوث ہے- خفیہ ایجنسیوں پر الزام لگانے اور سستی شہرت کے لئے لاشوں کو استعمال کرنے والوں کو عوام پسند نہیں کرتے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ چرس سکینڈل میں وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے استعفیٰ دے دیا تھا جو میں نے مسترد کر دیا ہے- چرس سکینڈل گمراہ کن اور بدنیتی پر مبنی ہے- میں حقائق سے باخبر ہوں- وزیر داخلہ کو بھی جانتی ہوں- وہ کسی مجرم کو چھوڑنے والے نہیں ہیں- اس سلسلے میں انٹرپول سے بھی رابطہ کیا ہے- انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کے معاملے میں برطانیہ سے تھوڑی تلخی موجود ہے مگر مذاکرات جاری ہیں-

○ پاکستان کے وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ بی جے پی سمیت تمام بھارتی سیاسی جماعتیں پاکستان کی مخالف ہیں- کوئی بھی حکومت آجائے پاکستان دشمنی ختم نہیں ہو سکتی- انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہ پاکستان ایٹمی دھماکہ کب کرے گا' یہ کہا کہ پاکستان ایک ہی دھماکہ کرے گا جس کا بھارت کے پاس کوئی جواب نہیں ہو گا انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹمی دھماکہ کیوں کرے؟ بھارت ویسے ہی ہم سے خوفزدہ ہے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ افغانستان میں حالات معمول پر لانے کے لئے پاکستان بھرپور کوشش کر رہا ہے- افغانستان میں جنگ ختم ہونے سے علاقہ میں امن کو استحکام ملے گا-

○ بھارتی انتخابات میں سب سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے والی سیاسی جماعت بی جے پی نے اعلان کیا ہے کہ ہم پاکستان سے تعلقات بہتر بنانے کو ترجیح دیں گے- پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ 1977ء میں جب ہماری حکومت بنی تو 50 برسوں میں پہلی بار پاکستان کے ساتھ سب سے اچھے تعلقات قائم کر لئے تھے- اس وقت باجپائی وزیر خارجہ تھے- اب مسٹر باجپائی کے وزیر اعظم بننے سے تنازعات حل ہو سکتے ہیں-

○ بھارت میں حکومت سازی کے لئے مختلف جماعتوں میں رسہ کشی شروع ہو گئی ہے- بی جے پی کی مخالف جماعتوں کا کہنا ہے کہ ہمارا ایک ہی مقصد ہے کہ بی جے پی کو اقتدار سے دور رکھا جائے- اور بی جے پی نے علاقائی جماعتوں سے اتحاد کرلیا ہے لیفٹ فرنٹ نے بھی حمایت کرنے کا عندیہ دیا ہے- کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر ہرکشن سنگھ سرجیت نے دعویٰ کیا ہے کہ مرکز میں آئندہ بائیں بازو کی مخلوط حکومت ہوگی-

○ پنجاب میں ہر صورت میں بلدیاتی انتخابات ستمبر اکتوبر میں ہوں گے- یہ بات وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی نے بتائی- انہوں نے کہا کہ آئندہ سمجھوتہ ایکسپریس اٹاری پر رکا کرے گی- تمام مسافروں کی چیکنگ ہو گی-

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ الطاف کی کہانی ختم ہو چکی ہے دہشت گردوں کو چوراہوں میں لٹکائیں گے-

○ بلوچستان کے لیڈر سردار عطاء اللہ مینگل نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ ہماری ہمدردیاں جبری ہیں- ایران کا حصہ بننے پر مجبور ہو سکتے ہیں- انہوں نے الزام لگایا کہ حکمران بلوچستان کو پاکستان کا حصہ نہیں سمجھتے- کیا ہم مفتوحہ ہیں؟

○ امریکہ نے کہا ہے کہ چین نے پاکستان کو 5 ہزار رنگ میگنٹ دیئے- مگر چین پر پابندیاں نہیں لگائیں گے-

○ بھارت نے سیاچن گلیشیئر پر اپنے نقصانات کا بدلہ لینے کی ٹھان لی ہے- بھارت نے اس جگہ پر اپنی فوج کی نقل و حرکت میں اضافہ کر دیا ہے-

احمدیہ ٹیلی ویژن کی چوبیس گھنٹے کی عالمی نشریات پر اپنے پیارے امام اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں- اور درخواست دعا کرتے ہیں-

الفردوس کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ

معدہ کا السر و سوزش
معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن کا STOMACH ULCER CURE فوری اور مؤثر علاج ہے قیمت -/20
علاوہ ازیں DIGESTIN TABS درد جلن میں فوری آرام دیتی ہے، پورے نظام ہضم کیلئے مفید و مؤثر ہے قیمت -/20
لٹریچر 2 کے ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
سیلز آفس: 211283

بھٹی ہومیو کلینک (اوقات آجکل)
رحمت بازار صبح 10 تا 1/2 1 بجے
شام 5/1/2 تا 9 بجے
دارالیمن صبح 8 تا 10 بجے
فون رہائش 211186
خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں
ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر آف 1937ء
اینڈ ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی کوالیفائڈ ہومیو پیتھ

AHMAD MONEY CHANGERS
Deal in all Foreign Currencies
F.E.B.C, D.B.C, Encashment, Certificate. Telegrafic Transfer, Demand Draft Etc. We also provide Mobile Service at your Bank or Office.
Near Allied Bank Raheem Complex Basement, Shop No. 1, Main Market Gulberg II, Lahore.
Tel # 5754618 - 870669 - 876524

گزشتہ 8 سال سے آپکی خدمت میں مصروف واحد ادارہ
I.C.C
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
کمپیوٹر ٹریننگ، پروگرامنگ و ٹائپ
شارٹ ہینڈ سیکھنے کا قابل اعتماد ادارہ
پتہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلٹی سٹور فون: 343
دارالرحمت شرقی الف ربوہ

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن- (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت -/110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کے لئے-
احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی نشریات صاف اور واضح پہنچانے کے لئے آپ کے پرانے خادم
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون- EX: 211806

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // **اکسیر اولادِ نرینہ** (کورس)
20 گرام 30 روپے - 60 گرام 90 روپے - 100 گرام 150 روپے — 250 روپے —
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534